

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

وآلہٖٖٓ الطیبین

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے

راہپوری کا کہ نام تاریخی اور سکا مصنف کے یہ ہے



۱۲۱۴
۱۲۱۵

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله
 الطاهرين الأطهارين وازواجه الطهارات وممات المؤمنين وخلفائهم
 الراشدين المهديين المهادين وسائر الصحابة أئمة الدين جمعهم
 بعد حمد وصورته بنده كثير العصيان ضعيف البنان محمد عمران غفر الله له ولوالديه
 متوطن شهر مصطفی آباد عرف راهپویا کتبی که ایک شخص محتاج بظاهر خوار و بی اعتبار
 اور حقیقت میں دیانت دار اور تقویٰ سی آراستہ کمال میندار رسی الاوار الا مار کلمتہ
 کانیکالی الاصل شب و روز قال الله و قال الرسول کے طلب میں ہر گز کم نہیں
 تقدیر الہی کی کہ لا یشأ ان الانسان الا ما قدر به علم سی بی برہ تھا جسکو سننا کہ عالم فاضل
 پیرنگار دیندار مقبول درگاہ الہی کا بی دس سی جا کر استفادہ کرتا اور جو کچھ شک و
 سائل میں ہوتی تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد و آب یگانہ فضل دی و سربلتا ہی حکم

علمای عصر جامع علوم معقول و منقول کا شرف قایت غرور و اصول و ستاد و مربی
 حضرت سید مراد محمد حید علی صاحب قبلہ علی اللہ شرفہ و درجۃ و افاض علی العالمین
 برہ و فیوضاتہ را پوری مثال بارہ سی تیس ہجری میں ارالامارہ کلکتہ کو شریف فرما کر
 یہ فقیر ہی اونکی خدمت میں بجاہر کتاب سعادت مقاسب کے علم کا استفادہ کرتا و بان یک
 بہو بی اونکی علم و فضل اور کمالات کا شہرہ اطراف اور جوانب میں بکلی ہوا انا و
 عام سب متفقید و برہ مند ہوتی وہ شخص فو طالب ایسی ہی شخصوں کا تہا سستی ہی اگرچہ
 ہوا الغرض ایک مدت تو یونہی تاربا اور مسئلہ مسائل جن کے پوچھا رہا ایک روز
 کہ حضرت ہم کہاں تک مسائل پوچھ سکیں گے علم درہا ہی مسائل کی کچھ حد شمار نہیں اور
 ہم لوگ جہلا عربی اور فارسی کی کتابوں سی واقف نہیں التماس بن کی یہی کہ مسائل
 مسلمان کے تجیز و تکفین کے کہ یہ نہایت ضرور ہیں اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر
 اردو زبان میں نہ کہ عربیوں تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو حضرت مولانا صاحب
 یہ بیکر سبب گفت فرمستے کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات میں مستعمل
 رہتی تھی اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہ مسائل فقہ معتبر کتابوں سی نقل کر لی بطور ایک
 رسالہ جمع کر دی تا کہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جای پس بن کی فرمان لازم الاذعان
 اوس جناب کا سعادت دارین کی سمجھ کر چند معتبر کتابوں سی جو مسئلہ متفق علیہ ہیں
 لکھی اور جن مسئلوں میں اختلاف علما کا تھا اولین سی جسکا اختلاف نہ کرنا مناسب
 اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہ جو حکم کہ مفتی بہ اور متحارر تھا اوسکو بیان کیا و دیگر
 چھوڑ دیا تا کہ خاطر عوام کی بہت اختلاف سی پریشان نہ ہو جن کتابوں میں بھی رسالہ لکھا
 وہ یہ ہیں ہدایہ شرح وقایہ فتاویٰ عالمگیری فتاویٰ قاضی خان بھرائی و فتح القیصر

حنفیہ اصلی شرح منیہ اصل خزائن الروایات خزائن العین جامع الرموز ترجمہ مشکوٰۃ شریف
 شیخ عبدالحق دہلوی کا اس رسالہ کی بارہ فصلیں مقرر کیں پہلی فصل جاکندہ کے بیان میں
 دوسری فصل میکے غسل میں تیسری فصل کفنائے میں چوتھی فصل جنازہ
 کی نماز میں پانچویں فصل اونچے بیان میں کہ جسکو غسل دینا اور اونچے جنازہ کی نماز
 پر ہٹا دینے یا نہیں چھٹی جنازہ کی امامت میں ساتویں فصل جنازہ کے اٹھانے
 اور اوسکے ساتھ چلنے میں آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان میں نویں
 فصل شہید کے احکام میں دسویں فصل مسایل شرفہ میں کیا رمویں فصل
 قریت میں بارہویں فصل اہل مصیبت کے لئے طعام پہنچنے اور سیکے لئے
 صدقہ دینے میں ہر موافق سوال اس طالب مذکور کے اس رسالہ کا نام پھر بغیر
 مسلمان کی رکھا گیا اور حسن اتفاق سے تاریخ جبری ہی ایسی ہوئی پہلی
 فصل جاکندہ کے بیان میں اگر کسی مسلمان کو جاکندہ شروع ہوا تو موت کے اوپر
 ظاہر ہوں چنانچہ پیرامونا ناک کا اور سست ہو جانا پانوں کا کہ پہلے نہ سکین یا شیل کچے
 اور چرین کہ وقت جاکندہ کے ظاہر ہوتی ہیں پس یہ اتنا رجب معلوم کئے جاویں تو
 مستحب ہے حافر کو کہ شہدہ و سکا قبلہ کی طرف ہر دین اور دست ہے کہ سیدی کروٹ پڑتا
 دین جسطور کہ زندگی میں سونا سنت ہے اگر چہ تگدا دین یا نون اوسکے قبلہ کی طرف ہوں
 اور کچے نیچے ایک پاکی ٹکیر رکھ کر ذرہ اور اوٹھا دین تاکہ شہدہ و سکا قبلہ کی طرف ہو جائے
 تو یہ بھی جائز ہے اگر اسطور لٹانے میں نہ مرنے والے پر کچھ تکلیف زیادہ ہو تو اوسکو اوسا
 وضع پر چوڑ دین جس وضع پر کہ وہ پڑا ہوا ہے اوسکے اقربا اگر اقربا نہ ہوں تو اون
 مسلمانوں پر جو حاضرین تہقیرکے نا شہادین کا قبل وقت لغو یعنی اوس کے دم و کھلم پر

میں اگر انکی کہ یہ حالت سنی سمجھتی نہیں تھی بعضے حکماء بھی تھے کہ ہاتھ ہے
 لکھ کر نزدیک شہادتین کی تلقین سے یہ مراد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور بعضوں کے نزدیک یہ مراد ہے لَا اِلَهَ اِلَّا
 اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لیکن اسطورہ تلقین کے یہ کہ آپ پڑھ کر اور سنا سنا کر وہ سنا کر
 اور سکو نہیں کہ نبوی کہہ اودا کہ یہ وقت اور سر کہاں تکلف کا ہے مباد کہ انکا
 کہنا اور سکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تخلیق کے انکار کر بیٹھے تو یہ ہے کہ حق میں نہیں
 پس جامی اور حاضرین کو جب تک تلقین کی تی میں کہ مرنی والا ایک بار شہادتین مرا تیا
 اشارہ کہلی بہر اور سکو تلقین کے ناموقوف کریں اگر بعد کمال کوئی بات دنیا کی اس کے خیر سے
 نکلی تو ہر اسی طور سے تلقین کریں علی بن ابی قیس بیان تک کہ اس کا آخر کلام لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
 ہو جا اگر کسی مسلمان کے کفر کا کلمہ جانکدنی میں ظاہر ہو عیاذ باللہ تو اسکی دست و پا مشغول
 کی خدا آہنگن اور اسکی تہذیب و تخلص مسلمانوں کی سی کریں کہ انہو کے کفر اسلام
 کا اعتبار نہیں مرے دکان کے پاس سورہ تیس اور سورہ رعد پڑھنا مستحب ہے اور
 جب کہ وہ مری کی تو اسکی انگلیں بند کرنا مستحب ہے اور ایک پٹی کپڑے کی اسکی ٹھڈی کے
 نیچے سی ڈالکر اور سر کی بانہ دین تاکہ نہ ہاوسکا سیلان نہ جا اور کبھی وغیرہ و میں بجا
 اسکی انگلیں بند کرنی و الا بند کرنی توئی پڑے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللهِ
 وَ عَلَیْہِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللّٰهُمَّ لَیْسَ
 عَلَیْہِ اَمْرٌ وَ سَلِّ عَلَیْہِ مَا بَدَلْکَ وَاَسْعِدْ بِلِقَائِکَ وَاَجْعَلْ مِنْ خُرُجِ
 الْیَوْمِ خَیْرًا مِمَّا خَرَجَ عَنْہُ بَعْدَکَ مِنْکَ پاؤں پہلا دین کہ سر کھائیں اور ایک
 تلوار یا کھنڈر سے لوہا آویٹ پر رکھ دین کہ یہ بول سجا اور حاجت جو دینی و دنیوی

معنی
 شہادتین کا یہ ہے
 کہ کسی شہادتین
 تو کمال اور کمال
 میں اور کمال
 دکان اور کمال
 کہنا اسطورہ کے ہے
 باز خود دہر کر کے پڑھا
 کہنا یا شہادتین کے
 کہول دنیا اور دینی کا
 بیٹھ کر کہہ دینا چاہیے
 نا دوسرا دعا کا ہے
 پہلی اس کے بیچ میں
 میں جلدی کرنا ۱۱

خوشبو بنان مثل صندل اور کلاب خیرہ جب تک کہ بیت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھاؤ اسکے پاس مکر وہ ہی بیٹھے حکماً نزدیک جائز نہیں بیٹھنا سیکے پاس حیض اور نفاس والی کو نہ لگاؤ اور اس کی کالہ جانب میں جو آور بیٹھے حکماً نزدیک اس میں کہ مضائقہ نہیں ہے کہ اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو خبر کرنا اس کی موت سے مستحب ہے بیت کو چار پائی تخت پر رکھیں زمین میں ڈال دیں چنانچہ رسم ہنود کی ہے اسلی کہ اتر زمین کا اسے بدن کو کچھ تغیر کر دی اور زمین پر ڈالنی میں تنگ اور امانت بھی مرد کی ہے حالانکہ تعظیم اور تکریم اس کی حدیث شریف میں آئی ہے شامی کہ نامیت کی تجویز نفیس میں ہے دوسری فصل بیت کے غسل میں بیت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اس کو کہتے ہیں کہ جو بیٹھے لگ ادا کریں تو سب چوٹ جائیں اور جو کوئی ادا کرے تو سب گنہگار ہوں جب بیت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالیں تو مستحب ہے کہ زمین یا پانچ بار یا سات بار پہلے اس تخت کو صندل اور اگر سے یا جو انیس سے میسر ہو جو دین تب بیت کو ادرہ پڑالیں اور گردا دسکی وہی ہوئی رکھیں اور پاؤں اس کی قبلہ کی طرف کر کے اٹھو سے کہ منہ ہی قبلہ کی طرف ہو جائی لبنا لبنا ڈالیں اگر جگہ میسر نہ ہو تنگ ہو تو جس صبح کہ ہو سکے غسل دین غسل کے وقت بیٹے کے بدن پر جو لباس بچال ڈالیں گر بے ستری نکریں بلکہ ایک پاک کپڑا اس کی ستر عورت پر ڈالیں حضرت پاک جناب سالت تاب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو خرقہ تمحیبت غسل دیا بتا تو یہاں وہی جناب پاک کی خواہش سے تنہا غیر کے لیے اور سپر قیاس بچا ہی کہ یہ مخالفت افعال اور اقوال ضرر کے ہے غسل کا پانی خلی عرقی یا سیر کی ہی یا صابون یا سبزی ڈال کر گرم کریں اگر کوئی خیر نہیں سے میسر نہ ہو سکے تو فقط گرم پانی ہی کافی ہے غسل کو

کے غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھاؤ اسکے پاس مکر وہ ہی بیٹھے حکماً نزدیک جائز نہیں بیٹھنا سیکے پاس حیض اور نفاس والی کو نہ لگاؤ اور اس کی کالہ جانب میں جو آور بیٹھے حکماً نزدیک اس میں کہ مضائقہ نہیں ہے کہ اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو خبر کرنا اس کی موت سے مستحب ہے بیت کو چار پائی تخت پر رکھیں زمین میں ڈال دیں چنانچہ رسم ہنود کی ہے اسلی کہ اتر زمین کا اسے بدن کو کچھ تغیر کر دی اور زمین پر ڈالنی میں تنگ اور امانت بھی مرد کی ہے حالانکہ تعظیم اور تکریم اس کی حدیث شریف میں آئی ہے شامی کہ نامیت کی تجویز نفیس میں ہے دوسری فصل بیت کے غسل میں بیت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اس کو کہتے ہیں کہ جو بیٹھے لگ ادا کریں تو سب چوٹ جائیں اور جو کوئی ادا کرے تو سب گنہگار ہوں جب بیت کو غسل دینے کے لیے تخت پر ڈالیں تو مستحب ہے کہ زمین یا پانچ بار یا سات بار پہلے اس تخت کو صندل اور اگر سے یا جو انیس سے میسر ہو جو دین تب بیت کو ادرہ پڑالیں اور گردا دسکی وہی ہوئی رکھیں اور پاؤں اس کی قبلہ کی طرف کر کے اٹھو سے کہ منہ ہی قبلہ کی طرف ہو جائی لبنا لبنا ڈالیں اگر جگہ میسر نہ ہو تنگ ہو تو جس صبح کہ ہو سکے غسل دین غسل کے وقت بیٹے کے بدن پر جو لباس بچال ڈالیں گر بے ستری نکریں بلکہ ایک پاک کپڑا اس کی ستر عورت پر ڈالیں حضرت پاک جناب سالت تاب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو خرقہ تمحیبت غسل دیا بتا تو یہاں وہی جناب پاک کی خواہش سے تنہا غیر کے لیے اور سپر قیاس بچا ہی کہ یہ مخالفت افعال اور اقوال ضرر کے ہے غسل کا پانی خلی عرقی یا سیر کی ہی یا صابون یا سبزی ڈال کر گرم کریں اگر کوئی خیر نہیں سے میسر نہ ہو سکے تو فقط گرم پانی ہی کافی ہے غسل کو

نہ دے نہ دے نہ دے

وینے والا پانی اس کے اسٹیم کی جگہ سے گلی یا پتھر سے نجاست دور کر کے پھر کپڑے
 کی ٹیلی ہاتھ میں پکڑ کر استھامیت کا قوی پیراس ٹیلی کو دور کر کے پھر ہاتھ جو کراچی انٹلی پھر کپڑا
 لپیٹ کر دانت ہونڈھ دیکھ کے لے لی اور دونوں ہتھوں میں پھرا دے یہی کافی ہے ہاتھ
 اور ناک میں میت کے پانی ڈالے اگر خوف اند چلے جائے گا ہی کیونکہ میت کو سجدہ کی طرح سے
 منڈانے کے پانی نہیں نکال سکتا پھر سب باقی وضو پورا کرے وضو سے پہلے ہتھوں تک
 ہاتھ دیکھ کے نہ ہونے کے یہی سنت رتھ کے واسطے ہے جس کے لیے ہاتھ دھونا غسل
 والے کا کافی ہے پھر ڈار ہی اور سر کے بال اگر ہوں تو حطی عراتی سے دھو اگر میر
 نہ ہو تو صابون وغیرہ سے دھو بعد اس کے میت کو بائیں کروٹ پر ڈال دے دہنی طرف
 تین مرتبہ پانی سر سے پاؤں تک ڈالے کہ بائیں طرف جو تخت سے لگی ہوئی ہے وہاں تک
 پہنچ جائے یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے میں جس سے شروع کے سب میں میت کا ہاتھ سے
 میں مگر سر کی جگہ ٹیلی ہاتھ میں ہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سے سر کی جگہ نہ ملے کہ نا
 لگا نا اور دیکھنا سر کی جگہ کا مرنے کی رو نہیں ہے جیسے کہ زندے کے سر پر
 کو دہنی کروٹ پر لٹائے بائیں طرف سر سے پاؤں تک تین مرتبہ پانی بہا دے اور تین
 طوے سے جن واسطے کہ سابق معلوم ہوا یہ دو سر غسل ہوا آن و نو مرتبہ پانی ہو
 کہ میری کی تہی وغیرہ ڈال کر جو شے لگیا ہو پھر اس وقت میت کی پشت کو غسل دینے والا پانی
 کہنوں اور ہاتھوں یا سینہ سے غرض جس طرح سے چو کے تھیک لگا کر اس کو شہا اچھٹ
 اس کا آبستہ آہستہ چھٹے کو لے کر اس کے پیٹے کے کچھ نکلے تو اسے دھو کر لے ادا غسل
 وضو کا کرے پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹائے دہنی طرف سر سے پاؤں تک
 تین مرتبہ پانی بہا دے اس مرتبہ کے پانی میں چاہے کہ تھوڑا سا نقطہ کافور ملا ہو

اس کے بعد
 دہنی طرف
 تین مرتبہ
 پانی بہا دے

میں نے
کشتہ العظمیٰ میں
سب کے گرد و چوہے کیا
جو اور داؤغوں میں
سکے ہونے میں
سکے کا ایک کھانچا
میں نے
کشتہ العظمیٰ میں
کہ کا فوڈ پر
تھکانا دینے میں
نی کیا بعض
میں ہی میں
اور بعض کے
مقام کو جانے

ہے کہ غسل میت کو وہ دیکھ جسے ساتھ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربان
 کوئی غسل کے احکام جانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متقی پر پیر کا راعین ہو اور احکام
 غسل کے بھی جانتا ہو نہ ہوا الا میت کے بدن پر اتفاقاً جو کچھ مکروہ یا بری چیز دیکھے تو اسکا
 اظہار کرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز او سمین ہو اور اگر مرنے وقت بعد موت کے وہ
 پیدا ہو جیسے کہ کالائندہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچھ عیاذ باللہ اور وہ میت فسق فاجر
 مشہور ہو اس کے اظہار میں باک نہیں ہے تاکہ اور آدمیوں کو اس سے عبرت ہو اگر
 میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اس کے لبوں سے دیکھے یا مثل اسکے اور نکیوں سے
 تو اسکا اظہار کرنا بہتر ہے تاکہ اور آدمیوں کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈبہ یا
 ہواٹے اور بدن اسکا گل ٹر گیا ہو تو اسکا غسل مسلمانوں پر واجب ہے پس اگر غسل
 کی نیت سے تین غوطے سے کر پانی سے نکال لیا جائے تو اس کے غسل کے لیے کفایت کرے گا
 لڑکیاں لڑکے اگر مراہق ہوں یعنی حد شہوت کے نہ پہنچے ہوں تو جائز ہے کہ غسل و نحوہ مرد
 خواہ عورتیں ختنہ مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسم میں مرد اور عورت کے پچھلنے کی نشانیاں جمع
 ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہ ہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جائی والا حکم اسکا
 چوٹے اور کون کے ہے اگر عورت مر جائے مردوں میں اور وہاں کوئی دوسرے عورت
 نہ ہلانے والی ہو سکی نہ ملے یا مرد مر جائے عورتوں میں اور وہاں کوئی مرد دوسرا نہ ہلانے
 والا ہو سکا نہ ملے تو جو اسکا محرم ہو وہ پانی یا تہہ سے اسکا تیمم کر دے اگر محرم کو
 نہ ہو تو اجنبی پانی یا تہہ پر گڑا لپٹ کر تیمم کر دے ہر نماز بخارہ کی چپے تیسرے غسل میں
 نیت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہونے فرضیت غسل کے مسلمانوں کے نہ واسطے میت
 کی طہارت کے چنانچہ اگر نماز بخارہ کی غریق پر پڑیں بدن اعادہ غسل کے تو جائز ہے

ہے کہ غسل میت کو وہ دیکھ کے ساتھ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربان
 کوئی غسل کے احکام جانتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ متی پر پیر مکارانین ہو اور احکام
 غسل کے بھی جانتا ہو نہ ہوا والا میت کے بدن پر اتنا قاقا جو کچھ مکروہ یا بُری چیز دیکھے تو اسکا
 اظہار کرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز او میں ہو اور اگر مرنے وقت بعد موت کے وہ
 پیدا ہو جیسے کہ کالا منہ ہو جانا یا مثل اسکے اور کچھ حیاذ باندہ اور وہ میت فسق فوجین
 مشہور ہو اس کے اظہار میں باک نہیں ہے تاکہ اور آدمیوں کو اس سے عبرت ہو اگر
 میت کے چہرے پر نور یا مسکرانا اس کے لبوں سے دیکھے یا مثل اسکے اور حکیموں سے
 تو اسکا اظہار کرنا ہرگز ہے تاکہ اور آدمیوں کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈبا
 ہو اسے اور بدن اسکا گل ٹٹ گیا ہو تو اسکا غسل مسلمانوں پر واجب ہے پس اگر غسل
 کی نیت سے تین غوطہ دے کر پانی سے نکال لیا جا تو اس کے غسل کے لیے کفایت کرے گا
 اگر کیاں ٹٹ کے اگر مباحق ہوں یعنی حد شہوت کے نہ پہنچے ہوں تو جائز ہے کہ غسل اور کو خواہ مرد
 خواہ عورتیں جتنی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمیں مرد اور عورت کے پچاسنے کی نشانیاں جمع
 ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہ ہو اگر مباحق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جای والا حکم اسکا
 چوٹے ٹٹ کو نکالے کہ اگر عورت مر جائے مردوں میں اور وہ ان کوئی دوسرے عورت
 نہ لانے والی اسکی نہ ملے یا مرد مر جائے عورتوں میں اور وہ ان کوئی مرد دوسرا نہ ملے
 والا اسکا نہ ملے تو جو اسکا محرم ہو وہ پانی ہاتھ سے اسکا تیمم کر دے اگر محرم کوئی
 نہ ہو تو اجنبی پانی ہاتھ پر کٹرا لپیٹ کر تیمم کر دے ہر نماز جنازہ کی شے ہے میت کے غسل میں
 نیت شرط ہے لیکن واسطے ساقط ہونے فرضیت غسل کے مسلمانوں سے نہ واسطے میت
 کی طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق پر پڑیں بدون اعادہ غسل کے تو جائز ہے

نک

کشتا لکھا ہے کہ
 کرار کرار میں نہیں لکھا
 یہی نہیں لکھا ہے کہ
 بن گیا ہے کہ
 دیکھنا ہے کہ

تیسری فصل میت کے کفنائے میں کفن و بیاسیت کو فرض کیا کفن سنت مرد و کچلی تین
 کپڑے ہیں آزار نقاد قیص کفن کفایت دو کپڑے ہیں آزار نقاد کفن ضرورت کم اس سے
 لیکن اس قدر ہو کہ سب بن میت کا اوہیں چھپ جا ازار اور نقاد نام ہے دل چاہے دو کپڑے
 دو ٹوک لکھا کے وقت نیچے اوڑھال کے قیص ان سے چھپتے ہیں جس چادر کو دل چاہے تین او سکون
 کہتے ہیں اس چادر جو دوسری چادر چھپتے ہیں اس کو ازار کہتے ہیں ہر ایک چادر تین ہو کہ مردہ تمام
 سر ہونے اوہیں چھپ جا اور ہر ایک چادر اس قدر ہو کہ مرد کو جو او سر ڈالے دو ٹوک لکھا
 او سکے داہنی بائیں ٹونگ آپس میں نیچے او پر جائیں قیص اس کفن کے کہ تین کچھ جھین کھان اور
 استیون وغیرہ نہوں کفن سنت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں قریح قمار نقاد آزار خرقہ اور کفن
 کفایت میں ہیں نقاد آزار خمار کم اس سے مردہ ہے اور کفن ضرورت اس سے کم ہے لیکن
 ہو کہ سب بن میت کا اوہیں چھپ جا درم او قیص میں اس قدر فرق ہے کہ قیص او سکون کہتے
 ہیں کہ جس کو مرد پہنتے ہیں اور درج او سکون کہتے ہیں کہ جس کو عورتیں پہنتی ہیں قریح سینہ کے
 اوپر چاک کے تین قیص ہونے چاہیے اور ہر کفنائے کے وقت یہی درج اور قیص میں
 ایسا ہی چاک کرنا چاہیے درج اور قیص جو زندگی کے وقت نام تھا ان لباسوں کا
 بعینہ ہی نام رہا ان کا بعد موت کے بھی اگرچہ قطع وضع انکی مخالفت ہے زندگی کے وقت
 سے قمار اوڑھنی کہتے ہیں خرقہ سینہ بند کہتے ہیں قیص اور درج کا طول کاغذ ہونے
 ٹخنوں تک چھا اور عرض اس قدر ہو کہ مردہ اوہیں چھپ جا درازی خرقہ کی تین چھ
 نیچے عرض او کا بفلوک کہنوں کے نیچے تک اس قدر کہ کہنے اوہیں چھپ جائیں
 طول خمار کا دو ہاتھ ہے عرض او کا ایک بالشت ہے بعضوں کے کھپا ہے کہ ایک
 بالشت میں ستر عورت کا نہیں چھپ سکتا ہے اگر دو بالشت او کا عرض کہیں

کریں تو بہتر ہے جہانگیر مفتاح اجملہ میں مذکور ہے کہ کھانہ کا یہ طریقہ ہے کہ اول لٹا
 کسی ایک چیز پر چائین مثلاً بوریا یا چارپائی یا تخت پر دھونی صندل اور اگر کی اور سکودے
 خوشبو اور سپر چرکین تہہ لٹا دے پراڑ پر چائین پر اور سپر پھی ہونی دیکے خوشبو چرکین بعد کے
 آدھی کفنی بازار پر چائین اور آدھی میس کے سر کے طرف رہنے دین پر اور سکودے پھی
 دیکے خوشبو چرکین یہ معلوم ہو چکا ہے کہ دھونی صندل اور اگر کی چاہی نہ پھر
 پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں پھر جنوب سر اور وار پی پر اور کافور سجده کی ساتون
 اعضاء پر لگا کر غسل کی جگہ سے مواضع ستر کے چھپا ہوئے کفنی پر لگا کر کہیں تہہ کفنی
 کے چاک میں سر اور سکا ڈال کے کفنی پہنائیں اور وہ آدھی کفنی کے سر کی جانب پھینچ
 ہوئی تھی اور سکودے پھیلا دیں تہہ پہلے ازار کو بائیں طرف سے اور سپر پشین پھر دھنی
 طرف سے پشین پاکہ دابنا کنارہ بائیں کنارے کے اور پراگتا پرا دھنی طرف سے لٹا دے اور سپر
 پشین تہہ کفنی کی دونوں طرفیں سر اور پاؤں کی جانب کے بانہ میں تاکہ اوٹنے کہلنے کا وقت
 نہ ہے تحیط میں لکھا ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے نشین لیکن تھراس والے نے لکھا ہے
 کہ امام حلوائی نے فرمایا ہے کہ صحیح یہ بات ہے کہ کفنی کو بعد پہنانے کے سیدین عورت کے
 کفنے کا یہ طریقہ ہے کہ اول خرقد یعنی سینہ بڑیک یا یک چیز پر چنانچہ معلوم ہو چکا ہے
 پر اور سپر لٹا دے لٹا دے پراڑ پر دھنی یعنی کفنی پر ہر ایک کھنڈ ہونی میں اور خوشبو اور
 چرکین جیسو سے کہ سر کے کفنے میں معلوم ہو آگے اور سکے عورت کا بدن پونچھ کر
 اس کے سر پر اور کافور سجده کی ساتون اعضاء پر لگا کر بدن اور سکا چھپا ہوئے
 غسل کی جگہ سے لائے کفنی پر لٹا دیں بعد اس کے کفنی پہنائیں پھر سر کے بال اور سکے
 دو حصہ کو کے سینہ پر کفنی کے اوپر تھکھیں اور رخا یعنی اوٹھنی اور سکے سر پر کھنڈ فی اوٹھنی

دو حصے اسکے بالوں کے اور سنی کے دو طرفوں میں چپاٹیں پھر چار اوپر ازار کے
 اوپر غلاف لٹھیں جس طرح کہ مرد کفن میں پان ہو ابتدا کے خرد کیجیے اور بطن
 سے نکال کر کشوں کے نیچے تک لٹھیں اس وضع سے جو میان ہوا پہلے بائیں طرف سے
 دایہی طرف لٹھیں پھر دایہی طرف سے بائیں طرف پھر کٹاؤ کر کے جگہ کفن کو بائیں
 ٹانگہ سے محفوظ ہے جو ہرۃ الشہدین میں لکھا ہے ظاہر مذہب یہ ہے کہ خرقہ کو در میان لٹھا
 اور ازار کے کہیں کثیر کفن حکم میں مثل بی کی ہے قسطنطین شکل جو رکھے ہے
 مواہب مثل مانع کے ہے قسطنطین شکل حلال کے ہے صغیر السن ٹک کے ہے لمبی کفن کا
 ٹکڑے ٹکڑے جانے پادور لڑکی لٹی ونگ اگر انکو ہی موافق بالعموم کفن دیا جا
 تو بہتر ہے اگر بچہ بچے مرد پیدا ہوا لڑکی جو یا لڑکا آؤ سکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ
 کر کار دین و سکوزین کا سا کفن میں جیسے کہ ہاتھ پاؤں زندہ کے جو کٹ جائیں تو نہ
 کھٹائے جائیں بلکہ ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر کاڑ دیے جائیں یا پرانا کفن میں
 برابر ہے مگر پرانے کو وہو میں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری
 میں وابستہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض موت کیا کہ اس کپڑے
 کی طرف چلاؤ نچے بدن مبارک میں تنافر آیا کہ اس کپڑے کو دو کپڑے دو کپڑے
 زیادہ کر کے مجھے کفنائو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ یہ کپڑا پرانا حضرت صدیق
 اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شے کے لیے زندہ مستحق زیادہ میں میت پرانی ہی کے
 لمبی مستحق ہے تغیر کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لباس تادیم و عجم
 سفید کپڑے کا کہ یہ تمہارے بہتر لباسوں میں ہے اور اس میں کفنائو لیسے مردوں کے

در دو حصے اسکے بالوں کے اور سنی کے دو طرفوں میں چپاٹیں پھر چار اوپر غلاف لٹھیں جس طرح کہ مرد کفن میں پان ہو ابتدا کے خرد کیجیے اور بطن سے نکال کر کشوں کے نیچے تک لٹھیں اس وضع سے جو میان ہوا پہلے بائیں طرف سے دایہی طرف لٹھیں پھر دایہی طرف سے بائیں طرف پھر کٹاؤ کر کے جگہ کفن کو بائیں ٹانگہ سے محفوظ ہے جو ہرۃ الشہدین میں لکھا ہے ظاہر مذہب یہ ہے کہ خرقہ کو در میان لٹھا اور ازار کے کہیں کثیر کفن حکم میں مثل بی کی ہے قسطنطین شکل جو رکھے ہے مواہب مثل مانع کے ہے قسطنطین شکل حلال کے ہے صغیر السن ٹک کے ہے لمبی کفن کا ٹکڑے ٹکڑے جانے پادور لڑکی لٹی ونگ اگر انکو ہی موافق بالعموم کفن دیا جا تو بہتر ہے اگر بچہ بچے مرد پیدا ہوا لڑکی جو یا لڑکا آؤ سکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر کار دین و سکوزین کا سا کفن میں جیسے کہ ہاتھ پاؤں زندہ کے جو کٹ جائیں تو نہ کھٹائے جائیں بلکہ ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر کاڑ دیے جائیں یا پرانا کفن میں برابر ہے مگر پرانے کو وہو میں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری میں وابستہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض موت کیا کہ اس کپڑے کی طرف چلاؤ نچے بدن مبارک میں تنافر آیا کہ اس کپڑے کو دو کپڑے دو کپڑے زیادہ کر کے مجھے کفنائو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ یہ کپڑا پرانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شے کے لیے زندہ مستحق زیادہ میں میت پرانی ہی کے لمبی مستحق ہے تغیر کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لباس تادیم و عجم سفید کپڑے کا کہ یہ تمہارے بہتر لباسوں میں ہے اور اس میں کفنائو لیسے مردوں کے

کوڑو اور چال کے کپڑے کا کفن دینا درست ہے مرد و کن کے لیے ریشم اور زر واد و سرخ
 کپڑے کا کفن مکروہ ہے جیسے کہ او سکوز زندگی میں انکا پہنا مکروہ ہے جو تکلیفی
 یہ ہے جسے جیسے کہ او سکوز زندگی میں انکا پہنا درست ہے اگر سوا اون کپڑوں کے کہ مرد
 کے لیے مکروہ ہیں تو اس کے واسطے ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائیں چاہے کہ مرد
 کا کفن ویسے کپڑا بنائیں کہ پہنا جو جمعہ اور عید میں اور عورت کا ویسے کپڑے کا کہ پہنے ہو
 ماما کے گہلے میں مرد کا کفن اسی کے مال سے دینا ہے اگر مال ہو اور اگر مال نہ ہو
 نہ تو اس پر دینا واجب ہے کہ حسیہ زندگی میں اس کا فقہ واجب ہوتا ہے جو رد اگر غنی ہو
 تو کفن اس کا خاوند پر واجب ہے والا اس کے مال میں سے دین اور نزدیک امام ابو یوسف
 رحمہ اللہ کے اگرچہ مال عورت کا رہا ہو تو بھی خاوند ہی کفن دے جیسے کہ زندگی میں
 اس کو لباس دینا ہے چوتھی فصل جنازے کی نماز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی امت کا اسیر اجتماع ہے کہ نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی شخص اس سے
 انکار کرے تو کافر ہو جائیگا اور ایک مسلمان نے بھی نماز پڑھ لی تو سچ جیت جائیں گے
 ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کی فصل میں معلوم ہوا اس نماز کی محنت کے
 واسطے نو شرطیں ہیں پہلی شرط مسلمان ہونا نماز پڑھنے والا اور مرد کا پس اگر کا قریب
 مرتد نے کسی میت کے جنازہ کی نماز پڑھی بدون اور مسلمانوں کے یا امام جو مرتد یا مانا
 اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز درست نہوگی یا اگر کسی مرد کا قریب اور منافق پر مسلمان
 تو گناہ جنازہ کی پڑھیں تو یہ بھی جائز نہیں دوسری شرط میت اور مصلی کا بدن پاک
 ہونا ہے جنابت اور بے وضو ہونے سے اور جمع ناپاک چیزوں کا اگر نماز جنازہ کی حالت
 سے پڑھیں تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہے اس لیے کہ ایک مسلمان اگر

نماز جنازہ کی شرائط

نماز جنازہ کی پڑھ لیکا تو سب سلمان چوٹ جائینگے اس فرض سے مگر جو مقتدی کہنے
 طہارت نماز پڑھتا تو اسکی نماز ہوگی تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہے
 چوتھی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہے مگر میت کے مکان طہارت میں ہے
 پانچویں شرط ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت مردوں کے لئے چھپا ہوا بدن کا
 ناف کے کہنوں تک لیکن ناف خارج کہنے داخل اور غورتوں کے لئے تام بدن کا چھپنا
 مگر چہرہ اور دو نو پتیلیاں اور دو نو قدم کہ یہ پینو اعضا موافق صحیح روایت کے اس کے
 حق میں عورت نہیں ہے باقی اسکی تفصیل بڑی کتابوں میں مذکور ہے اس جگہ بقدر ضرورت
 کے بیان ہوا چھٹی شرط رکھنا میت کا زمین یا اوس چیز کہ شرع میں مثل زمین کے
 ہو و بر مصلی کے پس اگر جنازہ شلا کوٹے سے ٹھو پر ہو چھپے یا داسنی بائیں طرف
 مصلی کے یا غائب اوس سے تو نماز جنازہ کی درست نہوگی ساتویں شرط بالغ ہونا
 امام کا اٹھویں شرط کھڑا ہونا مصلی کا رو قبیلہ ہو کر توین شرط نیت کہ فی مصلی کی نماز
 کی خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے میت کے ہر طور سے مصلی کے بہ نیت
 کی جیسے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے
 اس میت کے شہد میرا قبلہ کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہے نیت کی جو ادا کروں
 چار تکبیریں نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا اس میت کے واسطے اس امام
 کے چھ شہد میرا قبلہ کی طرف پہ نیت کے بعد متصل تکبیر اولی کہے یعنی اللہ اکبر
 جنازہ کی نماز میں دو ارکان ہیں چار تکبیریں کہنا یعنی ابتدا نماز کے کہے اللہ اکبر تہر بعد
 شلا کے اللہ اکبر کہے تہر بعد درود کا اللہ اکبر کہے تہر بعد دعا کا اللہ اکبر کہے اور نماز میں کھڑا
 ہونا یعنی نماز کہ ہے کہ تکبیر اولیٰ و ثانیہ رکعت میں پہ تکبیریں ہیں سنتیں اس نماز میں ہیں تکبیر

چوتھی
 چوتھی
 چوتھی

چوتھی

چوتھی
 چوتھی
 چوتھی

انجیر اولی کے بعد شاپر نہا یعنی سبحانک اللہ ربک و ببارک اسمک و تعالیٰ
 جلتک و سل انتک لا الہ غیرک کے دوسری تمبید کے بعد ہی علیہ الصلوٰۃ و سلم
 پر در و پڑ نہا جو در و یا ہو شلہ اللہ حاصل علیہ و علی الہی علی کما صلیت
 علی ابراہیم و علی الہی ابراہیم انت حنیڈ جہنڈ میری تمبیر کے
 بعد و عا پر نہا شلہ اللہ اغفر لی عیبنا و مہیننا و شادنا و کائناتنا و صوفنا
 و کبرنا و ذکرنا و انتانا اللہ من اخصینہ و شافنا حیر علی اسلام و من
 یوقیتہ و منافقہ علی الایمان و خص لہ النیت بالزوج والاخر
 و المعفر و الرضوان اللہ ان کان حسینا و ذی اخسایہ و ان کان
 مسببنا فتجاو زعتہ و لقیہ الامن و البشک
 و الکسرامۃ و الرلف لہ یرحمتک یا ارحم الراحمین اس نامین
 کوئی دعا مقرر نہیں جو دعا یا د ہو سوچ لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو اسکا پڑنا
 اولی ہے اگر میت غیر تکلف ہو کہ اس پر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف نہیں یعنی مجنوں
 اسی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون مرد ہو تو یہ دعا پڑ اللہ اجعلہ لنا فرطاً
 واجعلہ لنا اجرًا و ذخراً واجعلہ لنا شافعاً و مشفعاً
 یرحمتک یا ارحم الراحمین اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو
 یہ دعا پڑ اللہ اجعل لہا لثاماً طیاراً اجعل لہا اجرًا و ذخراً
 واجعل لہا شافعاً و مشفعاً یرحمتک یا ارحم الراحمین
 یہ دعا پڑنے کے بعد چوتھی تمبیر کر کی واپسی طرف منہ پیر کر سلام کریں اور سلام
 میں یہ یہی ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ اسے ہی بائیں طرف کو

فتاویٰ عالمگیری میں موجود اصل الامیان تک فہم حفظہ مکلف کی طور پر ۱۲

فتح تقدیر میں یہ کہہا ہے سلام میں نیت اور قعدیوں کی کریم قاضیخان وغیرہ نے
 کہا ہے سلام میں نیت کی نیت کرنا منع ہے پہلی تکبیر میں اہتہ اوٹھانا کا قانون تک ہے
 باقی تکبیروں میں اہتہ اوٹھانا سواقی مذہب مختار کے درست نہیں ہے امام چارون تکبیریں
 بلند آواز سے کہے اور قعدی اہتہ کہیں جیسے ناز چکانہ میں اور سلام دہنی طرف کا
 بلند آواز سے کہے جنازہ کے سینہ کے برابر کمر اہو ناما م کا ستر ہے بیت عورت ہوا
 مرد اگر حاصل فقط ایک ہی ہو تو وہ ہی سینہ ہی کے برابر کمر اہو و تین شخصیں کرنا اس نازیہ
 ستر ہے بیان تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک امام ہو اور تین شخصوں کے پیچے
 کہے ہوں اور دو شخص آویچھو اور ایک سب کے پیچے تاکہ تین بن جائیں سوا سٹے کہ
 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہے جس شخص تین صف آدمیوں نے ناز پر پی تو اسے لگاؤ کو
 بخش دیکھا اس ناز کی سب صفوں نے پہلی صف میں ثواب زیادہ برخلاف ناز چکانہ کے کہ
 او میں پہلی صف میں ثواب زیادہ یا ایک شخص حاضر ہو اور بعضے تکبیریں ہو چکی ہوں تو ناز
 میں داخل نہ ہو جب تک امام تکبیر نہ کہے پس جب امام کہے تو یہ امام کے ساتھ تکبیر کہہ کر
 داخل ہو جائے برخلاف اس شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اس کو کچھ
 دیر ہو گئی امام کے ساتھ تکبیر کہہ سکا تو وہ دیر نہ کرے تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے
 کہ اس قدر ضرورت ہے اور ضرورت میں معاف ہیں ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیروں
 کے بعد تو وہ ہی ذیر نہ کرے جلد تکبیر کہہ کر کمر اہو جائے پہر جب امام سلام ہو چکے تو وہ
 شخص تہاتین تکبیریں متصل بغیر دعا و درود کے کہہ کے سلام ہو پھر و پس اگر اس کے
 آگے سے میت کو اوٹھالیا قبل پوری ہو جانے چار تکبیروں کے تو ناز او کی باطل ہے
 اگر بہت جنازہ جمع ہوں تو طلحہ طلحہ ناز پر ہمار جنازہ پر ہتھ ہے پہلے پڑنا

میں یہ کہہا ہے سلام میں نیت اور قعدیوں کی کریم قاضیخان وغیرہ نے
 کہا ہے سلام میں نیت کی نیت کرنا منع ہے پہلی تکبیر میں اہتہ اوٹھانا کا قانون تک ہے
 باقی تکبیروں میں اہتہ اوٹھانا سواقی مذہب مختار کے درست نہیں ہے امام چارون تکبیریں
 بلند آواز سے کہے اور قعدی اہتہ کہیں جیسے ناز چکانہ میں اور سلام دہنی طرف کا
 بلند آواز سے کہے جنازہ کے سینہ کے برابر کمر اہو ناما م کا ستر ہے بیت عورت ہوا
 مرد اگر حاصل فقط ایک ہی ہو تو وہ ہی سینہ ہی کے برابر کمر اہو و تین شخصیں کرنا اس نازیہ
 ستر ہے بیان تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک امام ہو اور تین شخصوں کے پیچے
 کہے ہوں اور دو شخص آویچھو اور ایک سب کے پیچے تاکہ تین بن جائیں سوا سٹے کہ
 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا ہے جس شخص تین صف آدمیوں نے ناز پر پی تو اسے لگاؤ کو
 بخش دیکھا اس ناز کی سب صفوں نے پہلی صف میں ثواب زیادہ برخلاف ناز چکانہ کے کہ
 او میں پہلی صف میں ثواب زیادہ یا ایک شخص حاضر ہو اور بعضے تکبیریں ہو چکی ہوں تو ناز
 میں داخل نہ ہو جب تک امام تکبیر نہ کہے پس جب امام کہے تو یہ امام کے ساتھ تکبیر کہہ کر
 داخل ہو جائے برخلاف اس شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اس کو کچھ
 دیر ہو گئی امام کے ساتھ تکبیر کہہ سکا تو وہ دیر نہ کرے تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے
 کہ اس قدر ضرورت ہے اور ضرورت میں معاف ہیں ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیروں
 کے بعد تو وہ ہی ذیر نہ کرے جلد تکبیر کہہ کر کمر اہو جائے پہر جب امام سلام ہو چکے تو وہ
 شخص تہاتین تکبیریں متصل بغیر دعا و درود کے کہہ کے سلام ہو پھر و پس اگر اس کے
 آگے سے میت کو اوٹھالیا قبل پوری ہو جانے چار تکبیروں کے تو ناز او کی باطل ہے
 اگر بہت جنازہ جمع ہوں تو طلحہ طلحہ ناز پر ہمار جنازہ پر ہتھ ہے پہلے پڑنا

بڑھا دوسرے پہرے کہ سب میں نیک بہت ہو اور اگر جمع کر کے ایک ہفتہ سب پر نیاز
 ہو تو بھی جائز ہے پہرے میں اختیار ہے کہ سب جنازوں کی ایک صف بنائیں یا چھ
 برابر کر کے اپنے منہ کے مناسبت کو کہیں اسطوری سے کہ مصلیٰ اگر ایک شخص ہو تو
 اس کے منہ کے آگے سب کے سینہ ہوں اور اگر امام ہو تو اس کے منہ کے آگے سب کے
 سینہ ہوں لیکن اپنے نزدیک اس جنازہ کو رکھے کہ سب میں بہتر اور افضل ہو پہرہ
 بعد اس کو رکھے کہ وہ سب میں بہتر اور افضل ہو علیٰ ہذا القیاس اسی طور سے
 سب کو رکھے اگر مرد اور عورتیں اور نابالغ اور ختنی شکل اور خراور غلام سب جمع ہوں
 تو سب سے پہلے مردوں کو کہیں خواہ خرموں خواہ غلام ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ غلام
 عورت کے پیچھے رکھے جائیں اور ان کے بعد نابالغوں کو کہیں اور بچے بعد ختنوں کو یعنی اور ختنوں کو کہ
 جنم و عورت کے پیچھا کی نشانی جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہ ہو کہ اس کو ختنی شکل کہتے
 ہیں چنانچہ معلوم ہو چکا اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اس کا حکم مرد کا اور عورت کی جانب غالب ہو
 تو اس کا حکم عورت کا ہے پہرہ ان کے بعد عورتوں کو کہیں یا بچوں میں مصلیٰ ان کے پیچھے کہ
 جنکو غسل دینا اور ان کے جنازہ کی غار پڑھنا درست ہے یا نہیں چند فریقوں کو غسل دینا اور
 ان کے جنازہ کی غار پڑھنا درست نہیں ہے ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ
 اسلام حکم ہے پہرے ہوں دو ستر قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستہ تلوتے ہیں تیرے
 وہ لوگ کہ رات کو ہتار بانہ کر شہر میں چری کرتے ہیں اور اگر کوئی مزار کہے تو اس کو
 مار ڈالتے ہیں مرنے نہیں کہتے ہیں جتنے ٹھگ یعنی وہ لوگ کہ فریق کے پہانسی ہی مار ڈالتے ہیں
 بشرطیکہ یہ مسلمانوں کے ہاتھ سے لڑائی میں مار جائیں اور اگر امام وقت کا اور لوگ کہ
 بعد اس کے قتل کرے تو اس کو غسل بھی دیا جائے اور غار جنازہ کی بھی چھ یا بچوں قاتل

والدین کا یعنی متخص کہ اس نے اپنے دونوں باپ کے مار ڈالا ہو یا ایک شہید کو غسل نہیں
 میں حکم اسکا تو بن فصل میں انسانہ تک معلوم ہو گا اگر میت کو کاڑ دیا اور ناز جنازہ کی
 نہیں ہوئی تو اسکی قبر پر میں جب تک کہ اس کے پیٹ پر پٹے کا گمان غائب نہ ہو یا مام محمد رحمہ اللہ
 فرماتے ہیں پیٹ پر پٹے کا شک ہو گیا تو پھر میں اعضا پر ناز نہیں دیتے ہیں یعنی اگر تہا
 بایا تو بن یا اور کچھ عضو ملے جدا ہو تو ناز و سیر نہ میں جب تک کہ اکثر بدن نہ یا اور ہر میت
 سر کی طرف کا اس آگ پر پڑنا درست نہیں کہ سر سے برابر لبائی میں چرا ہو اور اگر بے
 جو نامائع فید میں بغیر باب کے آئے اور دار اسلام میں کہ اگر جا تو ناز و سیر میں اور اگر اس کے
 ساتھ کوئی باب میں بھی پڑا یا لیکن اسلام نہیں لایا تو اس نابالغ پر ناز نہیں دیتے ہیں اگر
 نابالغ خود مسلمان ہو یا بدو ن باب کے اور وہ اسلام کو سمجھتا تھا تو اس پر ناز میں اس حکم میں
 ٹکا لڑکی و نو بزر میں کوئی پیدا ہوا اور اسکی زندگی کی علامت باقی گئی مثلاً آواز یا حرکت
 یہ جلد مر گیا یا پیسے اکثر زنہ خارج ہو کے مر گیا نام اسکا کہیں غسل اسکو دین کا
 اس پر میں جو کوئی مر یا ہو یا کچھ اعضا اس کے بنے ہیں اور کچھ نہیں تو غسل اسکو
 دیکر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کے کاڑ دینا اور ناز جنازہ کی نہ میں اگر مسلمانوں اور
 کافر کو مرے مل جائیں پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچان جائے تو میں مسلمانوں کو جدا
 کر کے غسل دے کر ناز جنازہ کی پڑے مسلمان کو رستا نہیں دفن کریں علامت مسلمانوں
 کی خضاب ختنہ سیاہ لباس کبوتر کے بال تراشنا سے اگر ان علامتوں میں بھی شبہ ہو جائے
 چنانچہ یہود ختنہ کرتے ہیں نصاریٰ سیاہ لباس پہنتے ہیں اور غازی مسلمان بھی کہہ سکتی
 صورت ہمیشہ ناک بنائے کے لی ہو چیں پڑنا دیتے ہیں اور بعضے کفار بھی خضاب پہنتے
 ہیں اسوقت میں دیکھا چاہی اگر مرے مسلمانوں کے بہت ہوں تو سب کو غسل دین اور

جمع کر کے ناجزائزہ کی ٹہریں لیکن نیت مسلمانوں کی کریں اور مسلمانوں کو مقبرہ میں کاڑو اور
 اگر کافر بہت ہوں تو ہمارے کسی پر نہ پڑیں مگر نہ لکھا کر سب کو کافروں کے مقبرہ میں لکھیں
 اور غسل کفن میں عایت سنت کی کریں اگر کافراور مسلمان برابر ہوں تو غسل سب کے
 دین گراو نہ نماز پڑھیں اور دفن کرنی میں اختلاف ہے بعضوں کا ہے پڑھیں بعضوں
 کہہ ہے نہ پڑھیں اور دفن سے بعضوں نے کہا ہے کہ ان سب کے مسلمانوں کو رستا نہیں دفن
 کریں بعضوں نے کہا ہے کافروں کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان سب کے لی ایک علیحدہ
 گورستان بنائیں اور قبریں سب کی برابر زمین کے گردیں اگر عورت کتا نہ بیٹا یہود یا نصرانی
 کسی مسلمان کے کھج میں نہی اور وہ اس کا مدہ ہو گئی تو اتفاق ہے علماء کا کہ اوپر
 ناجزائزہ کی نہ پڑیں گراو کے دفن کریں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی
 گورستانیں کاڑی جائی بعضوں نے کافروں کے بعضوں نے کہا ہے کہ ایک علیحدہ جگہ قبر بنا کر
 گاڑی اس بات میں احتیاط بہت سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک علیحدہ جگہ قبر بنا کر گاڑی
 جائے مگر قبہ کی طرف اس کی پیٹھ کریں تاکہ اس کے پیٹ کے پھو کا نہ بیٹھ کی طرف سے
 جنازہ کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہے موافق صحیح روایت کے چوتھی فصل جنازہ کی آیت
 میں جنازہ کی نماز کا امام چاہی کہ بادشاہ ہو اگر وہ حاضر ہو تو حاکم شہر کا اگر وہ ہی
 حاضر ہو تو قاضی اگر بعد قاضی کے امام جمعہ کا پھر بعد امام جمعہ کی مسجد کا بعد اس کے
 ولی میت کا یعنی مرد کہ سب قبر میں اور سکا زیادہ قریب ہے جیسے شاہ ہو تو پھر پادشاہ
 پھر دلو اور پھر بیانی پھر بیانی تفصیل پڑی کتا بون میں ہے بعد ولی کے خاوند عورت
 کا بعد خاوند کے جیسے لیکن میت کے باپ کے ہوتے چاہی کہ بیٹا امامت کے گرجو یا
 جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہی کہ امام ہو پھر ولی مختار ہے چاہا یا اچھٹے چاہا

جنگ کربلا کی محنت
 جنازہ خارج مسجد اور
 پانی اور مسجد میں نہ لکھیں
 علیہ نماز کی ایک پڑھنا
 رستا نماز کی ایک پڑھنا
 گورستان عظیم شاہ قاضی
 میں کسی مسجد کی دہانے
 نماز پڑھنی دلی جائزہ اور
 ایچلم سے گورستان کا
 اور جنازہ کی ایک پڑھنا
 چاہے زامادار کے لئے
 کہ راست میں آئے افضل
 علیہ مسجد میں کتا
 علیہ بیٹا نماز کا دل سے
 بیٹا نماز کے چوتھے
 بیٹا نماز کے چوتھے
 اور کتا نماز کے چوتھے
 اور کتا نماز کے چوتھے
 باب کو امام کر کے
 موجودہ اور کتا نماز

ابن تیمیہ
 ابن تیمیہ
 ابن تیمیہ
 ابن تیمیہ

باز کہیں نہیں لگایا ہوتا۔ ولین پھر میں جو تو نکالنا جنازہ کے ساتھ دست نہیں لگایا
 تو منع کیا دین اس لیے کہ جب رتیں ارادہ کرتی ہیں کہہ سے نکلے گا قبر چھو لی تو خدا
 کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلے تو ہر طرف سے اونہیں بیان کہہ رہے ہیں
 جب کہ قبر دیکھے پاس نہیں ہے اور مردوں کی وحش لعنت کرتی ہیں جب کہ اسے پہرتی ہیں تو
 ہر لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہے ستمی میں یا تم میں سیاہ لباس پہناؤ
 ریشہ واز کر کے رو نا کریاں چاک کرنا سبکہ چھتر منہ سینہ زانو پر ملانے مارنا یہ سب
 حرام ہے مگر آئینہ و روئے میں آدھ دل سے غم کہیں مضائقہ نہیں اگر ماتم کرنے
 والیاں جنازہ کے ساتھ ہوں تو جسطور سے ہو سکے باز کہیں ٹائیں اگر وہ باز نہ ہوں جنازہ
 کے ساتھ و جنازہ کو پچھوڑ دین ولین! و نکالنا ساتھ ہونا بد جانیں آئیں فصل
 دفن اور قبر کے بانیفن دفن کرنا سب کا فرض کفایہ بغلی قبر بنا سب آرز میں
 کہیں کی نرم ہو کہ بغلی قبر بن سکتا صدوقی قبر ہی بنا نا در سے بغلی بنا کا طور یہ ہے
 کہ لینی میکے برابر اور گہری ایک آدمی سینہ قد کے سینہ یا کام قد برابر کہو دی جا
 مگر قد آدم تک گہری کرنا بہتر ہے اور ایسے ہی اگر لنبائی میں ہی کچھ قدر سے
 کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہ ہو پھر اس میں قبلہ کی طرف
 کی بغل میں نہیں لگا کر اوستے ہی لنبائی اور کہو دی جا استقد پر چوری کہ او میں چڑھ
 بخوبی سما جا اس جگہ کو لحد کہتے ہیں آسمین مرد کو داسے پہلو پر لٹا دین اور منہ کا
 قبلہ کی طرف کر دین اور اس کے سجے ایک شئی کا تیکہ لگا دین تاکہ سندا و سکا قبلہ
 کی طرف سے پٹ پٹا پھر کچی ٹشیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہ پر رکھ کر بند کر دین
 پھر او میں شئی ال کے قبر بنا دین صدوقی قبر بنانے کا یہ طور ہے کہ لنبائی گہری چھتر

معلوم ہو چکی اوتی ہی کہو دی کا لیکن چوڑی اس قدر ہو کہ او میں دو نو بھون سے
 لگا کر کچی انیس چن دین بالکیریاں یا تختے کہڑے کر دین اور مرد کے لیے او میں کناہ
 جگہ جو اس منہ دتی قبر میں لحد نہیں کہے میں تہ مرد کو او میں کہیں بعد کے او
 کچی امیون پر کہ چنی گئی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑی کی گئی ہیں غرض کہ کھڑی او
 سے مل میں آیا ہوا سپور تھے یا لکڑیاں یا فل یا میں کہہ کے بہت نا دین گراس دھم
 کہ مردی سے جدا ہے پہر او سپر مٹی لال کے پوری قبر نا دین یا اسٹوس کہو دی جا
 کہ پہلا ایک تہ پہر گہری اور مٹو قد کی برابر یا قد سے بنی کہو دکر او سکی دو نو طرف
 بغلو نکے ایک ایک باشتہ میں چوڑ کر چ میں اوتے ہی نہیں اس قدر چوڑی کہ مردہ
 او میں بجلی سما جا اور کہو دی جا او سکوبی بند دستا میں لحد کہنے میں اور وہ
 اس سے او پر او سکوجو ضہ کہے میں تہ قبر ہی گہری ایک قد آدم ہو یا سینک
 چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور اس صوت میں ہی دل صورت کی سی لحد کریں یہ
 دو نو قسم منہ دتی کہلا میں تہ او میں مرد کو لاکر کہیں پر تختے یا لکڑیاں یا فل
 یا انیس جس جگہ جو ایک ایک باشتہ میں چوڑی تھی او اس جگہ پر کہ کھڑی
 بنا میں تہ او سپر مٹی لال کے قبر نا دین دیاں ہی اس زمانہ میں ہی اخیر قسم قبر وچ
 ہے او نکا کر نا قبر کا زمین سے ایک باشتہ تک سنبے اگر قد سے زیادہ ہو تو
 معافیہ نہیں قبر کو دو در چو کر نہ بنا میں بلکہ او پر سے ڈھوان شل کو بان شل کے
 ہوے مرد کو جس قدر لوگ بخوبی قبر میں دنا رکھیں او تار میں میں کہہ دے میں
 نہیں لیکن چکا کہ او مانے دے او میں کہ او سکوا رام اور اسکی سے لاکر قبر میں کہیں
 کو قبر میں کے محارم او تار میں جسے کہ بیایا یا باب یا بانی اگر یہ نہ ہو تو جو اقرا او سکے

۷۰
 کشت انصاف کی جا
 جہاں توفیق ہے
 وہاں سب کو فتح ہے
 اور جس کو اور
 وہاں میں نصیب ہے
 وہاں میں نصیب ہے
 اور جس کو نصیب ہے
 وہاں میں نصیب ہے

کہ نزدیک مومن قربت میں جہاں تارین جہاں تک کہ فریب کے بغیر نہ اوتاوے
مگر جو فردت ہو تو بغیر اوتاوے نہیں ہی مضایقہ نہیں علیٰ ہذا القیاس جب تک کہ قبر
مومن تو آج ہی نہ اوتاوے اگر اس کے انہوں میں کوئی نہ ہو تو محسباً یونہی سے دینار لوگ
منفی تارین اگر یہ نہ ہو تو جو انان صلی دینار پر ہیر کا روتاوے ہی کے اوتاوے
کے وسط عورت کو قبر میں تارین اس لیے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں کو کافرو
قبر میں داخل ہونا منع فرمایا جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ پڑھیں **بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ**
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو گریز میں کفن کی کہول دین نہ
دیکھنا میت کا قبر میں جائز ہے جب تختے رکھ چکیں تو تختوں پر تین لب
بہر بہر کے سر ہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کے مٹی ڈالنے میں بہر
ٹڑا چاہیے **مِنْکُمْ کَذٰلَکَ** دوسری بار کے مٹی ڈالنے میں یہ پڑھے **وَقَدْ نَعْمَ الْعِیْدُ**
تیسری بار میں یہ پڑھے **وَمِنْکُمْ کَذٰلَکَ** تار کا تختہ کی طرف سے قبر میں
داخل کرنا مردیکا مستحب ہے چھ چار دیا کچھ کچھ اپھانا قبر میں کر دے
کہیں کی زمین بہت نرم ہو یا ریتی کہ قبر بن سکے تو میت کو تابوت میں لکھ کر کاڑنا
درست ہے خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا پس اگر تابوت میں گاہیں تو
بہت ہے کہ او میں مٹی کا فرش کر دین اور اندر کی طرف ہی مٹی سے لیس قبر
دفن کرنے کے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اس کا یہ ہے کہ پہلے سر پہ سے پانی تک
قد کی جانب تین بار چھڑکا جائے پھر اسی طور دوسری جانب کو چھ مٹی قبر کی پہلو
ہی دوسرے طرف زیادہ اور کم کرنا اس سے مکروہ ہے مگر امام محمد رحمہ اللہ سے
روایت ہے کہ اگر کچھ قد سے زیادہ ہو جائے تو یہی مضایقہ نہیں دفن کے وقت عورت کی پہلو

[illegible]

نبوی بکارتی کرنا اور نبی سے ایسا اور اوپر کہنا اور عمارت بنانا موافق حدیث
 نزدیک اور نزدیک محققین فقہاء کے بھی یہ سب مکروہ ہے لیکن بعض معتبر کاتبین
 لکھا ہے کہ منواسے گجرات کی پچھلی تینوں باتیں درست ہیں و اما اعلم بالصواب
 نوین فضل شہید کے احکام میں جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناصی مارا جا اسطور
 کہ اس کے مرنے میں قصاص واجب ہو اگرچہ کسی جہت سے پہر ساقط ہو جا چنانچہ
 پیشے کو بائیں مار ڈالا تو باپ پر قصاص بسبب حق بات کے ساقط ہو گیا یا شل
 اور کوئی صورت ہو اور وہ مرتب بھی نہ ہو اور مرتب کے معنی انشاء اللہ تعالیٰ معلوم
 ہو جائیگی یا اس کو کسی طور سے باغیوں یا حرموں یا رہبروں نے مار ڈالا ہو
 یا یا گیا سبب ان سب کی لڑائی میں اور او میں کوئی قتل کی نشانی ہو جائے اگرچہ
 نکلتا خون نکلتا ہو انکھ اور کان سے یا نائے خون نکلتا حلق سے تو ان سب کو شہید کامل
 میں برخلاف اسکے کہ خون جامہ حلق سے آتا ہو یا خون نکلتا ناک سے یا جا
 ضروریات شہاد کی جگہ سے حکم شہید کامل کا یہ ہے کہ ہتھار اور مور اور چوہر
 کہ قابل کفن کے نہ ہوں اسکے بدن سے دور کریں اور بغیر غسل ویسے ہی خون ڈال
 کپڑوں سمیت مار جنازہ کی بڑھ کر کاڑ دین بشرطیکہ کپڑے اسکے موافق نہیں
 سختے ہوں یعنی مرد کے پیرے کپڑے عورت کے پیرے کپڑے جنازہ معلوم
 ہو چکا ہے پس اگر کفن مسنون کپڑے زیادہ ہوں تو کم کر دیں اور جو کم ہوں
 تو زیادہ کر دیں تاکہ موافق کفن مسنون کے ہو جائیں عاقل بالغ پاک ہو شہید
 کامل کے حکم میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہے تیس صغیر جنہوں
 خالص نفسا جب اگر شہید ہو جائیں تو ان کو غسل اور کفن یا جائیگا جہاں رحمۃ اللہ

۱۔ مسلمان اور غیر مسلمان
 ۲۔ کھانے کے بعد
 ۳۔ پانی کے ساتھ
 ۴۔ سب سے زیادہ
 ۵۔ بڑے بڑے

لی نزدیک بہترین نہیں من لکے نزدیک ان سب کو بھی غسل اور کفن دیا جائیگا بلکہ
 حکم انکا حکم شہید کامل کا ہے اگر باپے بیٹے کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نے قتل کیا
 اور باپے قصاص اور سزا مفت بخش دیا یا خون بہا دیکے تو بھی حکم شہید کامل کا جاری
 ہوگا اگرچہ قصاص کیا جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر میں یا دیہات میں ایسی جگہ
 کہ وہاں کے مقتول پائے جائیں دہت واجب ہوتی ہے جیسے جامع مسجد یا
 شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی یا بازار گیا حد قصاص یا تعزیر یا کسی نزد
 نے یا مار ڈالا یا زخمی ہو کر مرتد بنے اپنی لڑائی ہو چکنے کے بعد استدرجیا کہ اس نے
 کچھ کہا یا یا سوا یا یا معاجہ کیا اگرچہ تھوڑا ہو یا کچھ دنیا کی وصیت یا خرید و فروخت
 کی یا بہت بانی لکین یا و داتے خیر میں اوٹھ آیا یا اوٹھایا گیا لڑائی میں سے
 اور اسکو ہوش جو اس تھا پہراہ میں مر گیا یا خیمہ تک پہنچا یا ایک مکان سے
 اوٹھ کر دوسرے مکان کو چلا گیا اور کھوٹے ٹٹو وغیرہ سے اس کے دینے کا
 کچھ خوف نہ خطر ہی نہ تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کفن دیا جائے اگرچہ
 حرکتوں سے مرث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کے بعد یہ حرکتیں پائی
 جائیں اگر لڑائی ہنوز قائم تھی اور اس سے کوئی حرکت انہیں سے پائی گئی تو
 وہ موجب میت ہو کا نہیں اور محل شہادت کاملہ کا نہیں ہے پس غسل اور کفن دیا
 جائے اگر کسی مسلمان چاد میں قصد کیا کافر حربی کے مارنے کا کسی حربے
 سے پس اتفاقاً وہ حربا اس کے اپنے ہی لگ گیا اور وہ مر گیا تو اسکو غسل اور کفن
 دیا جائے اور وہ شہید آخرت کے ثواب پائیں جیسے کہ مجنون یا نابالغ یا جنب یا فاسق
 یا عاقل یا مرث یا وہ شخص کہ دیوار سے دیکے مر گیا یا پانچمین ڈوب کے

یا اگر سے جل کر یا سفر میں یا علم دین کی طلب میں یا جمعہ کے دن یا شب میں یا ذرات یا مجنب کے مرض میں یا سبٹ چلکر یا دباسی یا عورت و لاد کے تو یہ سب آخر کے ثواب یا عین شہید میں اگرچہ غسل کفن دے جائیں گے امام سیوطی رحمہ اللہ علیہ تیس بار لکھی ہیں دوسری فصل مسائل متفرقہ میں کوئی مرعائی تو اس کے اقربا کو چاہے کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیوں تک جنازہ کے لیے جمع کریں حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر سو آدمی جنازہ کی نماز پڑھیں اور وہ سب مرد و بی شفاعت تھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے ایک کافر اور ایک اپنوں سے سو ایک مسلمان کوئی تہا تو یہ مسلمان و سکونایا یک کپڑے کی طرح دھو کے ایک کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کہو دے گا دے اور کسی چیز میں اس کے کاٹنے و اجنبی سے رعایت سنت کرے اگر اس کے ہم مذہبوں کے حوالہ کرے تو یہی جائز ہے اگر اس کے اپنوں کوئی اور کافر ہی پڑے تہا تو اس مسلمان کو ہر کنجا ہی کہ اس کے کاٹنے کا سر انجام کہے بلکہ چوڑے دے کہ وہ کافر آپ ہی کاڑا لے اور اگر مرد ہو معاذ اللہ اور اس کے اپنوں سے سو ایک مسلمان کوئی نہ تو اس کو چاہی کہ بی بی بی بی کفن دے یا ایک گڑھا کہو دے کر مے گتے کی طرح دبا دے تاکہ اس کی لاش کے ٹرنے سے کسی کو اذیت نہ ہو اور جن کافر دیکھے مذہب میں مل گیا ہو اس کے حوالہ کرے جو مسلمان مرے اور اس کے اپنوں سے سو کافر دے کوئی نہ تو مسلمان کو بچا ہی کہ اس کے کافر دیکھے حوالہ کر دیں بلکہ آپ ہی مسلمان ملکر اس کی تجہیز تکفین کریں کوئی مرے اور کچھ مال اپنا بچوڑے تو کفن اس کا اور مسلمانوں پر واجب ہے میت مال میں ملے تو بہتر ہے والا اور مسلمانوں سے مانگے تجہیز تکفین کیجائے اگر اس کے

کے لئے ہے ۱۱

۴۹
 او کی تجہیز تکفین سے کچھ ہے تو جس سے اچھا تھا اس کے حوالہ کر دیں اور جو ملک
 معلوم نہ ہو یا وہ نہ لے اور کسی محتاج میت کی تجہیز تکفین میں صرف کر دیں اگر کوئی
 محتاج محتجے تو قیود کو خیرات کر دیں یا اپنے ہی خچ میں لائیں اگر خود محتاج
 ہوں مرد کو غسل دے کے کفادیا اور اس کا کپڑا بدن دھوئے ہول گئے پہرہ یا دیا
 کہ کپڑا بدن دھوئے رہ گیا ہے تو مرد کو تکفین سے نکال کر وہ جگہ دیکھی ہوئے
 پہر کفادین اور اگر نازا دسپڑا اسی حالت میں پڑھ لی ہے تو پہر ناز پڑ میں اور جو قبر
 میں کہنے کے بعد یاد آ اور مٹی ہنوز او سپڑ والی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہ دیکھی
 دیکھ کر پہر ناز پڑھ کے گاڑ دیں اور اگر مٹی دھل چکے ہوں تو پہرہ او کپڑا بن مگر ناز د
 بارہ قبر پر پڑنا ہے تحقیق ہی سچی اگر مرد کو اصل غسل یا تکفین نہیں دیا اور مٹی ڈالنے
 سے قبل یاد ہو تو اس کو نکال کر غسل تکفین دے کر ناز پڑھ کے پہرہ گاڑ دیں اگر
 مٹی ڈالنے کے بعد یاد ہو تو نہ او کپڑا بن جگہ اسی حالت میں قبر پر ناز پڑھیں اگر
 جیت کے ساتھ قبر میں کسی کا کپڑا یا روپیہ یا کچھ اور مال متاع رہ گیا اور مٹی بھا
 او سپڑ ڈال دی ہو تو قبر کھول کے اس کا مال نکال دینا جائیہ ہے مرد کو جو
 دفن کر چکی تو پہرہ او کپڑا او سکا درست نہیں ہے مگر واسطے حق انسان کے یا
 وہاں سیلاب کا پانی نہ پڑا یا بد یا قبر کو کاٹنے لیے جاتا ہے تو دھوئے او کپڑا
 جائز ہے یا کسی اور ضرورت سے چنانچہ وہ زمین منسوب ہو یا حق شفعہ کے لیے
 پاس چلی جائے کہ مالک زمین کا مختار ہے چاہے اس کو نکال ڈالے
 چاہے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو تو زمین کے مالک کے
 کہنے کر ناز اور عمارت بنا یا بھی وہاں درست ہے اگر بعد دفن کیے مٹی

کہ میت رو بقصد عیسا چاہی دیا نہیں مدفون ہے یعنی معلوم ہوا کہ قبلہ کو اوسکا سر
 یا پاؤں ترچھا رکھا گیا ہے یا بائیں کروٹ پر ہے تو پھر کہو نا قبر کا منع ہے عیسا
 دیا ہی ہے نہ دین اگر یہ باتیں مٹی ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائیں تو درست
 کر لیں اگر میت کے غسل کے لیے پانی میسر نہ ہو تو اوسکا تیمم کر کے نماز جنازہ کی
 پڑھیں اگر میت کا تیمم کر کے جنازہ پڑھ لیا پھر اسقدر پانی میسر ہوا کہ غسل کے لیے کافی
 تھا تو دیکھو غسل دے لیں مگر نماز کے اعادہ میں دو روایتیں ہیں ایک میں اعادہ
 کریں ایک میں نہیں اگر میت کی چار پائی ناپاک نہ ہیں پر ہو مگر چار پائی پاک ہو تو نماز جنازہ
 کی بی اختلاف درست ہے اور جو چار پائی ناپاک ہو تو اس میں اختلاف ہے اگر متصل
 کے پاؤں کے نیچے کی جگہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیاں نکال کے اوپر
 کھڑا ہو کے نماز جنازہ کی پڑھے تو درست ہے ایک کہ اسے اور دو شخص ایک زینک
 مردہ تو وہ جسکی ملک ہے اوسی کے لیے اولیٰ ہے اگر مردہ کی ملک ہے اور زینک
 مردہ کا وارث ہے پہنچے اگر جائی محافظت کے لیے مضطر اوس کے لیے نہیں تو
 یہی ملے اور مردہ کو ننگا دفن کرے اور اگر نماز کے لیے آدھ کا زور ہوگا رہے
 میں کچھ جان کا خطرہ نہیں تو مردے کے کفن میں لگائے اور پ ننگا مار چھو جسے کہنا
 جیتے ملک پانی بقدر غسل کے تھا اور زینک کے لیے مضطر تو اوس پانی کو بے پروا
 میت کا تیمم کر کے نماز جنازہ کی پڑھے اور اگر اپنی ہمار کے لیے آدھ کا رہے تو
 میت کے غسل میں صرف کرے اور آپ تیمم سے نماز جنازہ کی پڑھے اگر پایا جا مردہ
 زار حرب میں اور کچھ علامت کفر اسلام کی اوس میں نہ تو حکم کیا جائے اس کے کفر پر اگر
 مغرب کی نماز کی وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مغرب کی پڑھے پھر نماز

جنازہ کی اگر عید کی نماز کے وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی مقدم کریں لیکن خطبہ عید
 کا بعد جنازہ کی ٹہریں مگر تجہر تلخیص میت کی جمعہ کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اسی وقت
 دفن کر دیں جمعہ کی نماز تک رکھنا اور سکا واسطے کہ بہت سے آدمی جمع ہو کر اگر
 نماز جنازہ کی ٹہریں گے مگر وہ اگر خوف ہو کہ میت کے دفن کرنی میں ناخجہ
 کی فوت ہو جاگی تو جمعہ کی نماز کے بعد دفن کریں جنازہ کے ساتھ جانا نفل
 پڑھنے سے بہتر ہے بشرطیکہ میت اور اسکے ہمسایوں سے یا افراسے ہو یا زدگی میں
 مشہور بصلاح و تقویٰ ہو اگر یہ باتیں اوس میں ہوں تو نفل پڑھنا بہتر ہے بشرطیکہ
 اور لوگ کافی ہوں اور اسکے دفن کرنے میں مزدوری دیکر جنازہ اوٹھوانا اور قبر
 کھودنا اور اسے اور ایسے ہی غسل دلوانا بعضو نے نزدیک جائز ہے لیکن اجرت
 لینا ان سب امور پر بہتر نہیں ہے اگر میکے سو ایک ہی شخص ہو تو اسکو ان امور پر
 اجرت لینا جائز نہیں ہے مردہ کا کارنا اسی جگہ کے گورستان میں بہتر ہے کہ جس
 جگہ مراہومیت کو دفن کرنے کے لئے لیجا یا بعضی علماء کے نزدیک دوس تک
 بعضو نے نزدیک دو منزل اور بعضو نزدیک تین منزل تک بھی جائز ہے اور جو
 کر چکے تو بہتر اسکو اکہر کر اور جگہ لیجانا ہے ضرورت جائز نہیں چنانچہ قبل اسکے ہی
 معلوم ہو چکا ہے دفن کرنا میت کو اوس گہر میں کہ جس میں مراہو مکر وہ اس لیے لکھا
 خاص نمون کے لیے ہے صلوات اللہ علیہم جمعین کوئی کشتی میں مرجا اور دفن
 کرنے لے لیے زمین نزدیک ہو تو اسکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑھ کر دیا
 میں ڈال دین قرآن مجید پڑھنا قبر کے پاس جائز ہے مردہ اس سے فائدہ مند
 ہوتا ہے قبر پر ٹھہنا سونا چلنا کھڑا ہونا بول و براز کرنا مکر وہ ہے سبز گہاس کا ٹھنا

قریب سے کر دے کہ گرسو کے کا کاٹنا درست ہے گورستان کی لکڑیاں اور گھاس کاٹنا
 کو بچہ گورستان میں جو تیوں سمیت چلنا کر دے اگرچہ قبریں پچا بچا چلے گورستان
 نکل کر چلنا خواہے اس کے لیے مغفرت مانگنا مستحب ہے اپنے واسطے قبر کو دیکھا کہ
 بنا کر کہنا درست ہے جو امید ہے کہ ثواب پائے مگر بے محققین قبر کو تیار کر کر کہنا منع
 کرتے ہیں اس واسطے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ کون سی زمین میں مر گیا ہے مردہ کی قبر میں
 دوسرے کو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ پہلا گلے نہ ہو گیا ہو یا جگہ کی ضرورت ہو تو
 اس پہلے کی بڑیاں ایک طرف جمع کر کے دوسرے کو اس میں گار دین کوئی حائل
 مرے پور دوزخ سے اور اس کے پیٹ میں بچہ زن معلوم ہوتا ہے تو اس کا پیٹ
 بائیں کو کد سے چاک کر کے بچہ نکال لیں لیکن جب تک کہ عورت دستکار
 ہو یا رمل سے مرد ماتہ نہ لگائے اگر عورت نہ لے تو پیر مرد کا یہی ضابطہ ہے
 اگر زن عورت کی پیٹ میں بچہ مر جائے اور خطرہ ہو عورت کے ہلاک ہو جائیگا
 تو کوئی عورت ہو یا دستکار اس کے پیٹ میں ماتہ ڈالے بچہ کو تہوڑا
 تہوڑا کاٹ کاٹ کے نکال لے کوئی عورت حائل پور دوزخ کی مرگئی اور اس کے
 پیٹ میں بچہ حرکت کرتا تھا اور وہ اسی حالت میں فن کی گئی پھر کسی کو خواب
 میں نظر آئی اور کہا کہ میں نے قبر میں بچہ جنا ہے تو اس کی قبر کو دیکھنا درست نہیں
 ہے ایک کپڑے میں دو مردوں کو لاکر کھانا نہیں درست ہے اگر ضرورت ہو تو
 پہاڑ کر آئے ہیں ایک کو لیں آئے ہیں دوسرے کو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ ہے
 دو مردوں کو ایک قبر میں کارنا نہیں درست ہے اگر ضرورت ہو جگہ کی تو دیکھا جائے کہ
 ایک جس میں فقط مرد ہیں یا فقط عورتیں مثلاً یا مختلف ہیں یعنی مرد و عورتیں بالغ

نابالغ ختنی شکل سب حج میں پس اگر ایک جنس ہوں تو قبلہ کی طرف اور سوا لگا کر
 رکھیں جو اون سب میں افضل ہو پھر اس کے پیچھے دوسرے کو اسی قیاس سے اور اگر
 مختلف ہوں تو قبلہ کی طرف مرد بالغ کو لگا کر رکھیں اس کے پیچھے لڑکے کو اس کے
 پیچھے ختنی شکل کو اس کے پیچھے عورت کو ان سب امور تو میں ہر ایک کے
 درمیان میں مٹی کی مٹد ریادین تاکہ جسم کے الگ الگ میں زیارت کرنا قہر و کنی
 مستحب ہے جب قبر کے پاس جا تو یہ پڑھنا سنت السلام علیکم وکرمکرم
 محمدین وانا انشاء اللہ بکرمکرم لا حول الاکمل اللہ لی ولکم والعافیۃ
 حناخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لیا تے تو اس کو
 پڑھتے تھے اور مستحب ہے سورہ یس پڑھنا کہ حدیث مشہورہ ثابت ہے حدیث میں
 میں آیا ہے کہ جس شخص نے قبر کے پاس سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھا اور اس کا
 ثواب مرد کو بخشا تو دیا جائی گا ثواب اس کو اس قدر کہ جسے فرے وہ ان پونچھینی
 اگر مردے وہاں مثلاً سوچو تو اس کو ایک حصہ کا سو حصہ کی قدر ثواب ملے گا قبر کے
 پاس کہے کہ جو قبلہ کو منہ کر کے دعا پڑھنا مستحب ہے بعضوں نے کہا ہے کہ
 کی طرف منہ کر کے دعا پڑھے قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی اور یہی حکم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحابہ وسلم کی زیارت شریف کا ہے قبر کو چھنا
 اور اوپر ہاتھ رکھنا منع ہے مگر بعضوں نے کہا ہے جو زیارت فرما وہبہ انوار
 نبی طیبہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی اولیاء اللہ اور صلی کی مدد سے
 تو میں بار طواف کرنا اور اس کو چومنا اور اوپر ہاتھ رکھنا موجب سعادت کا ہے
 زیارت کرنا قبر کی جمعہ کے دن بعد نماز کے پھر ہے اور ہفتہ کو شب تین گنا

ملک
 اہل قریب سے
 طاعت ملے گا اور پناہ پائے گا
 طواف کراؤ کہیں کہیں
 چہرہ منہ ہاتھ کی جو
 کراہے پناہ ملے گا
 ایک لمحے میں ہزاروں
 گنا گناوارہ ہوں پناہ
 حکم کس کا ملے گا
 ہاتھ کراہے پناہ
 ہاتھ کراہے پناہ
 جاتی ہیں گناہ
 بطور سستی دعا اور
 لطف کے جا رہے ہیں
 مفعول سالی راہین
 مولوی جس صاحب
 فصیح میں تفسیر لکھی
 ترجمہ میں عبدالحق
 تصنیف مناسک کا لکھی
 زبیر سے

اور چھینکے اول روز اور آخر روز میں جو زمین کی رو میں جمع کی شب کو چوٹ کی تین
سپٹھائی تین اپنی قبر کو پہرے گہر دو کو آورو دو میدون کی بلور محرم کی شب میں اور
شب برات میں بھی رو میں مومنین کی اپنے گہر دن کو آتی ہیں پہرہ اور از نرم سے اپنے
انوار کو کہتے ہیں کہ ہلے واسطے کہ خیرات صدقات کرو پس اگر ادھوئے چکر کیا
ہوتا ہے تو دعا دیجاتی ہیں واللہ ناخوش ہو کر چلی جاتی ہیں قن کرنے کے بعد تقصین
مکربن اور اگر کوئی کرے تو منع بھی کیا جائے اس تقصین میں اس طور سے کہنا ہے کہ اے
خدائی بیٹے خدائی کے یاد کر اوس راہ کو جس پر تھاتو اور کہہ سرخسیت باللہ ربنا و
بالسلام دینا و محمد صلی اللہ علیہ وسلم ارحم الراحمین صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اسی ہوا میں اللہ کے
رب ہو میں اوس کے اور راضی ہوا میں اسلام دین جو نے میں اوس کے اور راضی ہوا میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ارحم الراحمین صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اسی ہوا میں اللہ کے
نہو تو کہا جائے بیٹے جو اے اور باقی تقصین ذکر کی جگہ جس کے سے سجدہ
قبر میں نہیں ہوتا اور کو تقصین مکرین موافق صحیح روایت کے بیٹوں سے سوال نہیں ہوتا اور
نہ مسلمانوں کے معصوم بچوں نے آگ جلانا قبر پر منع ہے چہو لو سخی درخت باہر کہا
یا کچھ اور سبزی کی قسم سے قبر پر چاٹا پتھر کہ جب تک وہ تروتازہ ہے خدا کی شاکر
اور میت کو اوسکی تسبیح سے اوسیت ہوتی ہے جتنے اگر وصیت کی ہو کہ ہے
غلام شخص غسل دے یا قبر میں اتارے یا غار جنازہ کی پٹری ہے تو یہ وصیت کی
باطل ہے اور یہ جی اوس کے اولیا کہ ہے جسکو چاہیں حکم دین یا خود آپ کرین مسئلہ
استقاط کا ایک شخص مرا فرض نمازین اور واجب اور روزے ماہ رمضان
المبارک کے اور کثرا رو میں نہو کا اور سجدے سہو کے یا در کوئی وصیت

۱۱
 دہلوی
 مولوی اسحاق علی صاحب
 سائل اربعین
 ہے بہ ہفتون ہے
 اور ضعیف چچ
 اس نہایت کی
 جامع الکران
 لوتج جہان نے
 فارسی اور پنج لہجہ
 فہمین آماجہ ہے
 نہیں گروہ بعضی
 اور اس کے بعض
 ہے نہایت حسین
 میں صحیح مستند
 ردو جانا و مکرورہ
 فہمین

استقامت

یا بعض اوسکے ذمہ چہ کہ اوستے او انہیں کے یا ادا تو کیے تہ لیکن نقصان کے تہ
پس اگر اوستے وصیت کی کہ میری حق باقی میں میرے مال سے ان حق کا فدیہ
دیجیو پس اگر ثلث مال کا اوست فدیہ کے لیے کافی ہو تو دیا جائے اسطور سے کہ جتنی پور
فرض نمازین ہیں ترون سمیت اور ماہ رمضان کے روزے شمار کر کے ہر ایک کی حق
میں آدھا صلح گھون یا قیمت اوسکی محتاجو کو دے دین اور باقی حق کا حال یہ کہ
بیانیں لگے انا ہے انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو گا اور اگر ثلث مال انہیں کفایت کرے
تو چاہی کہ فدیہ پورا کرنے میں حیلہ کیا جائے اور اگر ورثہ اپنے طرف سے پورا کر کے
ادا کر دین تو بھی جائز ہے پھر اس صورت میں حیلہ کرنا مناسب نہیں جیسے کہ اگر بیٹے
وصیت کی ہو اور ورثہ اپنی طرف سے فدیہ دیدین تو درست ہے حیلہ یہ کہ عموماً
سب حساب کیجائی پھر اوس میں سے ابتدا تو لد سے بلوغ تک کے ایام نکال دین
مثلاً بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پھر ہر روز کے پانچ فرض نمازوں کو
ایک نماز تو تہ کے بدلے دو دوسیر گھون ہر نماز کے مقرر کریں پس اگر روز کے
بارہ سیر ہو اور ایک مہینے کے چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک برس کے
ایک سے اٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے روزہ کو بدلے ڈیڑھ من پس یہ مجموعہ ایک
سے ساٹھ من ہو اور چاہی کہ بدلے سجدہ سہو اور کفارہ تین یا چار سال کے اور
واجبات کہ واجب اللادہین اور بنی سبب شریعت کے قاصر رہتا بھر کر کے کہ مثلاً اس قدر
یہ امور اکنہ دہر ہو ہر ایک کے بدلے آدھا صلح گھون مگر کفارہ عین کے بدلے
پانچ صلح حساب کر کے انداز یہ لو نیز زیادہ کر لین پھر جتنی کہ اوسکی عموماً مقرر کی
جائی اوستی سے گھون اوستی حساب سے مقرر کر کے قرآن مجید یا کوئی اور جہ

قیمت اوسنیں کہوں پر ایک سکین کے ماتریج والین اگر قرآن مجید دیا منظور نہ ہو تو
 افسے یکے بجائیں والا اسے چوڑیں پس قرآن سچے والیکے اوس سکین پر
 کیوں ثابت ہو جائیگے پھر قرآن سچے والا اس سکین کو کہے کہ اس میکے ذمہ چو
 اتی مدت کی فرض ناذین اور واجب اور سجدہ سہوا اور ماہ رمضان کے روز اور کفار
 یمینوں کے اور سوائے بعض حقوق اللہ تعالیٰ کے کہ واجب الیہ ہیں اور ان کے
 بعض ادا کیے ہیں اور بعض باقی ہیں یا سبھی باقی ہیں تو منی شکوہ کہوں کہ میری تحریر
 اس سیکے ان حقوق کے قدر میں دی پھر وہ سکین کہے میں نے قبول کئے پس
 قوی ہے خدا کی جاب مغفرت مآب سے کہ اپنے فضل اور کرم سے اوس سیکے
 مخلصی بخشے چاہی کہ جس سلطان کی فائز ہو تو اسقاط اسکی اسکو کی جائی پس
 اگر وہ صاحب مال ہو تو اس کے مال میں دین یا اگر ورثہ اپنی طرف سے ادا کر دیں تو یہی ہے
 والا یہ جلد کلین اور اس امر سے غافل نہ رہیں واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والی
 کیا رہیں فصل تعزیت میں تعزیت کرنا مصیبت والوں کی سنت ہے تعزیت کے واسطے
 مصیبت والوں کو تین روز تک بیٹھا جائز ہے مگر ایک روز بیٹھا اولیٰ ہے تعزیت کے
 لیے بیٹھا دروازہ کے آگے کر وہ دو مرتبہ تعزیت کرنی کر وہ تینوں کے بعد سے
 تین روز تک تعزیت درستی قبل دفن کرنے کے تعزیت بہتر نہیں ہے مگر اول
 میت پر بہت غم و الم ہو تو قبل ہی مضائقہ نہیں تعزیت کرنی میت کی سبب قربا
 کے پاس جا کر سنبھلے لیکن جو ان عورت کے پاس جانا منع ہے مگر ہوتے
 کہ اوسکا از روئے شیع کے پردہ حجاب نہ ہو تو اسکو درستی تعزیت کرنے
 والا اہل مصیبت کیوں کہما عظم اللہ اجرکم و الحسن عن اللہ و عفوہ و کرمہ

اگر سب غیر تکلف ہو تہی مغیرا مجنون اصلی تو عطر لیس سناٹا سکے تھی اور سکے
 یہیں اور عظیم ہے اللہ تعالیٰ جو اور نیک کرے صبر تیرا اور بختے مرگ تیرے کو سب سے
 کہ ایسے کلمات تعزیت میں کہے کہ اہل مصیبت کے دل پر صبر و تسکین چن حاصل ہو اور
 صفا ہو یہی کرے اہل مصیبت کہ یہ او سکے دو کو تسکین بخشتا ہے اور سنت ہے کہ اہل
 مصیبت اکثر اوقات پڑتا ہوا کہ **اللہ تعالیٰ تعزیت** کہ تعزیت میں دیکھ
 ہی کہے کہ جیسا حضرت علیؑ علیہ السلام نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہے ہے اچھے کے مرگئی مصیبت میں فرمایا تھا اوسکا حاصل یہ کہ مال ہمارا اولاد
 قابل ہمارا خدا کی بخشش میں آورا اوسکے عاریت میں ہمارے پاس رکھیں ہو
 فائدہ لیتے ہیں ہم اونسے چند روز پیراں سب کو لیے گا ہم سے پس جو وقت کو
 اوسے یہ سب نعمتیں بگو تو حق اوسکا شکریہ اور حب کہ ملی تو حق اوسکا صبر
 اور تہا بشارت خدا کی بہتر بخشو نئے اور اوسکے دار ہو نئے فائدہ لیا تو اوس سے
 خوشی اور نیک حالین پیر لیا خدا اوسے تاکہ اجر دے بگو خیر فرج منت کر کہ یہ
 ضائع کر دیا اجر تیرا کو اگر ظاہر کیا جائے کہ ثواب مصیبت تیرا تو خواہ خواہ لیا
 جائے تو اوسکے مقابلہ میں مصیبت اپنی کو پس امیدوار ہو تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا
 یہاں تک نام ہو چکی پس چاہی مسلمان کو کہ ایسے ہی کلمات تعزیت میں کہیں ہو
 کے بڑا پونسے ذکر کرنا منع ہے سب کہ حب او کی بڑائی کوئی ذکر کرتا ہے تو فرشتہ
 قرب میں آو چڑکی سے کہتا کہ تو ایسا تہا جیسا یہ کہتے ہیں کافر کے واسطے ہی تعزیت نا
 حدت ہے مگر اوسے تو سچ کہ بختے اللہ تعالیٰ تیرے مرگ کو بلکہ چون کہ اللہ تعالیٰ اسکا جو
 فے بھلاؤر تھو شامین کم کرنے بار ہو میں فصل اہل مصیبت کے لئے طعام پہنچے

اوریت کے بے صدقین میں سے ہے۔ خداوند کو اور اول انہوں کے جو قرآن میں
 آئے تھے۔ ہوں کہ طعام پاکر مصیبت والوں کو بھیجیں اگر اہل مصیبت طعام کہلائیں تو اور طعام
 تین مرتبہ کے منت کر کے اور کو طعام کہلائیں ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور
 بدعت شیعہ ہے جیسے غلام انسان اس زمانہ میں تھے میں خصوصاً دیہات میں کہ اگر اہل
 مصیبت ضیافت غنے تو نہایت مطعون اور بدنام کرنے میں اگر اہل مصیبت مساکین
 مقدور ہو اور اپنی رضا سے کچھ خیرات کرے تاکہ میت کو ثواب پہنچے تو بہتر ہے
 مستحب ہے کہ ولی میت کا اول شب کو کچھ تصدق موقوف اپنے مقدور کے کرتے
 اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہی دور رکعت نفل پڑھ کے ثواب اس کا مردیکے
 روح کو بخشے اسید ہے کہ اسد بکایت کو بخشے گا اس نازکی ہر رکعت میں بعد الحمد
 دس دس بار آیت الکرسی اور سورۃ الہکم الشکر پڑھنا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوگی پس رحم کرو تم اپنے مردوں پر خیرات کرنے
 میں چتر طعام کچھ پھر بینی میت کے پیچھے قبر پہنچا کر وہ شیخ عبدالحق دہلوی حوالہ
 نے جامع البرکات میں لکھا ہے کہ کتاب طالب المؤمنین میں مذکور ہے کہ وہ جو نماز
 کے آدمی تکلفات کرتے ہیں مثلاً سوم کو فرس پھانا خیمہ کھڑا کرنا وغیرہ تقسیم کرنا اور
 مانند اسکے سب بدعت شیعہ اور غیر جائز ہیں تو بہت بچھے اسد بکایت کو ان کا جوئے
 اور عموماً کرے اگر تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بڑی مصیبت پہنچے تم
 بعضوں نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے بعضوں نے کہا ہے کفر تو نہیں ہے لیکن خطا بڑی ہے
 بعضوں نے فتوے اسکے جواز پر دیا ہے اور اگر کہے جو کچھ کہہ او کی عمر سے کم ہوگی
 تیری عمر میں یاد ہو جو تو خوف کفر کا ہے اگر کہے عمر تیری زیادہ ہو جو یہ ہے

بے صدقین میں سے ہے
 خداوند کو اور اول انہوں کے جو قرآن میں
 آئے تھے ہوں کہ طعام پاکر مصیبت والوں کو بھیجیں
 اگر اہل مصیبت طعام کہلائیں تو اور طعام
 تین مرتبہ کے منت کر کے اور کو طعام کہلائیں
 ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور
 بدعت شیعہ ہے جیسے غلام انسان اس زمانہ میں
 تھے میں خصوصاً دیہات میں کہ اگر اہل
 مصیبت ضیافت غنے تو نہایت مطعون اور بدنام
 کرنے میں اگر اہل مصیبت مساکین مقدور ہو اور
 اپنی رضا سے کچھ خیرات کرے تاکہ میت کو
 ثواب پہنچے تو بہتر ہے مستحب ہے کہ ولی میت
 کا اول شب کو کچھ تصدق موقوف اپنے مقدور
 کے کرتے اور اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہی
 دور رکعت نفل پڑھ کے ثواب اس کا مردیکے
 روح کو بخشے اسید ہے کہ اسد بکایت کو
 بخشے گا اس نازکی ہر رکعت میں بعد الحمد
 دس دس بار آیت الکرسی اور سورۃ الہکم
 الشکر پڑھنا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ
 اول شب میت پر بہت سخت ہوگی پس رحم کرو
 تم اپنے مردوں پر خیرات کرنے میں چتر طعام
 کچھ پھر بینی میت کے پیچھے قبر پہنچا کر وہ
 شیخ عبدالحق دہلوی حوالہ نے جامع البرکات
 میں لکھا ہے کہ کتاب طالب المؤمنین میں
 مذکور ہے کہ وہ جو نماز کے آدمی تکلفات
 کرتے ہیں مثلاً سوم کو فرس پھانا خیمہ
 کھڑا کرنا وغیرہ تقسیم کرنا اور مانند
 اسکے سب بدعت شیعہ اور غیر جائز ہیں
 تو بہت بچھے اسد بکایت کو ان کا جوئے اور
 عموماً کرے اگر تعزیت کرنے والا اہل مصیبت
 کو کہے کہ بڑی مصیبت پہنچے تم بعضوں نے
 کہا ہے کہ یہ کفر ہے بعضوں نے کہا ہے کفر
 تو نہیں ہے لیکن خطا بڑی ہے بعضوں نے
 فتوے اسکے جواز پر دیا ہے اور اگر کہے
 جو کچھ کہہ او کی عمر سے کم ہوگی تیری
 عمر میں یاد ہو جو تو خوف کفر کا ہے اگر
 کہے عمر تیری زیادہ ہو جو یہ ہے

